

Insaan Gazeeda

[Urdu point] 'Insaan Gazeeda', 'ارابعہ میری بہت اچھی دوست ہے وہ ایک اولڈ ہوم میں اکاؤنٹنٹ کے فرائض انجام دیتی ہے۔ میں ان کے آفس پہنچی، رابعہ موجود نہ تھی اس کی کولنگ نے مجھے انتظار کرنے کو کہا کہ وہ ادھ گھنٹے تک آجائے گی۔ رابعہ سے رابطہ کیا تو اس نے بھی انتظار کا کہا۔ میں اسے خفا نہیں کرنا چاہتی تھی سو انتظار کرنے لگی۔ دسمبر کی ٹھنڈ تھی۔ کمرے سے نکل کر باہر لاں میں دھوپ میں آگئی۔ سرسبز لاں میں سنہری دھوپ نہایت بھلی لگ رہی تھی۔ لاں کی باڑھ کے دوسری سمت اولڈ ہوم کے کمرے تھے اور اس کے آگے بڑا سا برآمدہ تھا جہاں کین کی کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ اندر سے ایک ضعیف خاتون نکلیں ایک ہاتھ میں عصا تھامے ڈگمگاتے قدم، شاید وہ بھی دھوپ کی تلاش میں آئی تھیں۔ ایک دم ان کا توازن بگڑا اور وہ زمین پر بیٹھ گئیں۔ میں جلدی سے ان کی طرف بڑھی اور ان کو سہارا دے کر کرسی پر بٹھایا۔ انہوں نے ممنونیت بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور میرے سر پہ ہاتھ رکھ کر شکریہ ادا کیا ان کا سلجھا ہوا انداز مجھے بہایا میں ان کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ مجھ سے میرے بارے میں پوچھنے لگیں میرے یہ بتانے پہ کہ میں ایک ٹیچر ہوں وہ بہت خوش ہوئیں۔ اپنے خیالات میں کھو گئیں۔ ان کے چہرے پہ الوبی مسکراہٹ پھیل گئی۔ تمہیں پتا ہے میں ہیڈ مسٹریس کے عہدے سے ریٹائر ہوئی تھی۔ میں نے چونک کر انہیں دیکھا اور بے اختیار منہ سے نکلا پھر اولڈ ہوم؟ بس بیٹا حالات کی ستم ظریفی اور اپنوں کی لا پرواہیاں ہیں۔ کیوں میں بچوں کو تکلیف دوں زندگی تو بیت ہی گئی ہے اب میں ان کے کام نہیں آسکتی تو بوجہ کیوں بنوں۔ واہ ری خدا کی قدرت ماں میں کیسا خمیر ہے کہ وہ بر حال میں اولاد کی خیر مانگتی کہ خود تکلیف میں بھی ہو مگر یہ نہیں چاہتی کہ اس کی اولاد کو گرم ہوا بھی لگے یہ ہے ماں۔ میں نے ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ دیا۔ انہوں نے دھیمے سے مسکراتے ہوئے میرا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے تھپکا ان کی مسکراہٹ میں درد چھپا ہوا تھا پھر انہوں نے خلا میں دیکھتے ہوئے ایک آہ بھری میرے شوہر محکمہ زراعت کے اٹھارویں گریڈ کے آفیسر تھے۔ ہمارے چار بچے ہیں ایک بیٹی اور تین بیٹے بیٹی بڑی تھی اس کی شادی کر دی وہ انگلینڈ ہوئی ہے۔ اس کے دو بیٹے ہیں۔ اب تو بڑے ہو گئے ہوں گے ماشاء اللہ ان کا لہجہ معصومانہ ہو گیا۔ ایک بیٹا امریکہ ہوتا ہے اپنی فیملی کے ساتھ اور باقی دو جرمنی ہیں۔ آبخشے جب میرے شوہر کا انتقال ہوا تب کچھ عرصہ بعد میں ریٹائر ہو گئی۔ بچے باہر جانا چاہتے تھے، ریٹائرمنٹ کا پیسہ انہیں دیا بڑا امریکہ اور منجھلا جرمنی چلا گیا۔ چھ ماہ بعد اپنی بیویوں کو بھی لے گیا۔ سب سے چھوٹا بھی جانا چاہتا تھا مگر گنجائش نہیں بن رہی تھی۔ میرے پاس بھی کچھ نہ بچا تھا جو میں ان کے ہاتھ پہ رکھتی۔ اس کا موڈ خراب رہتا۔ میرے بس میں کیا تھا جو میں کر پاتی مجبور تھی۔ نہ زیور تھا نہ رقم جو اسے دے کر راضی کرتی۔ 'ن' پھر ایک دن وہ مسکراتا ہوا آیا اور بڑے لاڈ سے میرے گلے میں بازو ڈال دیے امی میرا جرمنی جانے کا انتظام ہو گیا۔ میں بھی اس کو خوش دیکھ کر خوش ہو گئی۔ انتظام کہاں سے ہوا کیسے ہوا مجھے خبر ہی نہ ہوئی اور شہزاد جرمنی چلا گیا۔ اسے گئے تین ماہ گذر گئے۔ ایک دن میں بیٹھی تھی کہ اس کا فون آیا امی میں سعدیہ اور بچوں کا بلانا چاہتا ہوں میرا ان کے بغیر دل نہیں لگتا۔ میں چپ سی ہو گئی۔ تم خود سوچو میرے بیٹے کو اپنے بیوی بچے یاد آتے ہیں مگر میں بھی تو ماں تھی کیا مجھے اپنا بیٹا اور باقی بچے یاد نہیں آتے تھے ان کی آنکھوں اور لہجے میں نمی اتر آئی۔ ایک ماں کا دکھ اس کے لہجے اور آنکھوں سے بہہ رہا تھا۔ چند دن بعد وہ تین دن کے لیے آیا کہ بیوی بچے ساتھ لے جا سکے۔ اگلے دن اس کی فلائٹ تھی رات وہ میرے پاس آیا اور کہا امی ہم کل صبح جا رہے ہیں۔ میں نے کہا، ٹھیک ہے بیٹا جیسے تم خوش۔ میرا کیا ہے پینشن سے گذارہ ہو جائے گا۔ سکینہ بی بی میرے پاس یہیں سو جایا کرے گی۔ وہ امی اصل میں میں نے یہ مکان بیچ کر ہی جرمنی جانے کا انتظام کیا تھا اور تین ماہ کا وقت لیا تھا۔ یہ سن کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی نہ چھت رہی نہ پاؤں کی زمین، چار جوان مضبوط بچوں کی ماں بے سائیاں ہو گئی۔ اگلے دن وہ مجھے یہاں چھوڑ گیا بارہ برس بیت گئے ہیں انہوں نے پلٹ کے خبر نہ لی جہاں رہیں خوش رہیں میں ان کے لیے دعا کرتی ہوں کہ اللہ ان کے بچے سعادت مند ہوں اور ان کو کوئی ایسا دکھ نہ ملے۔ وہ اپنی آنکھیں دوپٹے کے پلے سے صاف کر کے کھڑی ہو گئیں اچھا بیٹا نماز کا وقت ہو گیا وہ میرے سر پہ ہاتھ کر ابستہ ابستہ عصا کے سہارے اندر کی طرف بڑھ گئیں۔]